"حقوق کے لیے ایمان" کے بارے میں بیروت اعلامیہ
"خدا کی طرف جانے کے اتنے ہی راستے ہیں جتنے زمین پر روحیں ہیں۔" (رومی)

1. اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق (او ایچ سی ایچ آر) کے دفتر کی جانب سے شروع کیے گئے اجلاسوں کے اختتام پر 28-29 مارچ 2017 کو بیروت میں انسانی حقوق کے شعبے میں کام کرنے والے ہم عقائد پر مبنی اور سول سوسائٹی کے کردار جمع ہوئے۔ ہمارے گہرے یقین کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے متعلقہ مذاہب اور عقائد کے ساتھ مشترکہ وابستگی ہے۔ تمام انسانوں کے وقار اور مساوی قدر کو برقرار رکھنا۔ لہٰذا مشترکہ انسانی اقدار اور مساوی وقار ہماری ثقافتوں کی مشترکہ جڑیں ہیں۔ ایمان اور حقوق کو باہمی طور پر مضبوط کرنے والے شعبوں میں ہونا چاہیے۔ مذاہب یا عقائد کا انفرادی اور فرقہ وارانہ اظہار ایسے ماحول میں پھلتا پھولتا اور بڑھتا ہے جہاں تمام افراد کی مساوی قدر کی بنیاد پر انسانی حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح انسانی حقوق مذہب یا عقیدے کے ذریعہ فراہم کردہ گہری اخلاقی اور روحانی بنیادوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

2. ہم اپنے متعلقہ مذہبی یا عقیدے کے عقائد کو تحفظ کے ذریعہ کے طور پر سمجھتے ہیں۔ ناقابل تنسیخ انسانی حقوق کا پورا دائرہ - زندگی کے تحفے کے تحفظ سے لے کر فکر، ضمیر، مذہب، عقیدے، رائے اور اظہار کی آزادیوں سے لے کر ضرورت اور خوف سے آزادی تک، بشمول اس کی تمام شکلوں میں تشدد سے۔

- "جو شخص ایک زندگی کی حفاظت کرتا ہے اسے کتاب مقدس میں ایسا مانا جاتا ہے جیسے اس نے ساری دنیا کو محفوظ کر رکھا ہو۔" (تلمود، سنہیدرن، 37، الف)
- "جو شخص کسی شخص کی زندگی بچاتا ہے وہ اس شخص کے برابر ہے جو سب کی زندگی بچاتا ہے۔" (قرآن 5:32)
- "تم خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان، اپنی ساری طاقت اور اپنے پورے دماغ سے محبت رکھو۔ اور آپ کا پڑوسی بھی آپ کی طرح ہے۔" (لوقا 10:27)
- "وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک سے بچایا اور انہیں خوف سے بچایا۔" (سورت قریش، آیت 3، 4)
- "دنیا میں ایک ہی شخص پیدا کیا گیا تھا، تاکہ یہ سکھایا جائے کہ اگر کوئی ایک شخص کو ہلاک کر دے تو اس نے پوری دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ اور اگر کوئی ایک بھی جان بچاتا ہے تو اس نے پوری دنیا کو بچا لیا ہے۔" (میشنا سنہیدرن 4:5)
- آئیے ہم ایک ساتھ کھڑے ہوں، اجتماعی طور پر بیانات دیں اور ہمارے خیالات ایک ہوں۔ (رگ وید 10:191:2)
- "جس طرح میں اپنے آپ کو ناخوشگوار چیزوں سے بچاتا ہوں چاہے وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو، اسی طرح مجھے دوسروں کے ساتھ بھی رحم دل اور دیکھ بھال کرنے والے ذہن کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔" (شانتی دیو، بودھی ستوا کے طرز زندگی کے لئے ایک رہنما)
- آئیے ہم اپنے ذہنوں کو یکجا کر کے دیکھیں کہ ہم اپنے بچوں کے لیے کیا زندگی بنا سکتے ہیں۔ (چیف سیٹنگ بیل، لاکوٹا)

3. مندرجہ بالا کی بنیاد پر، ایمان کے بہت سے دوسرے ذرائع کے علاوہ، ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ہمارا مذہبی یا عقیدے کے عقیدے بنیادی ذرائع میں سے ایک ہیں۔ تمام افراد اور برادریوں کے انسانی وقار اور آزادیوں کے تحفظ کے لیے کسی بھی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ مذہبی، اخلاقی اور فلسفیانہ نصوص بین الاقوامی قوانین سے پہلے بنی نوع انسان کی وحدت، زندگی کے حق کی حرمت اور اسی طرح کے انفرادی اور اجتماعی فرائض کو برقرار رکھنے میں شامل ہیں جو مومنوں کے دلوں میں قائم ہیں۔

4. ہم اس کو پھیلانے کا عہد کرتے ہیں مشترکہ انسانی اقدار جو ہمیں متحد کرتی ہیں۔ اگرچہ ہم کچھ مذہبی سوالات پر اختلاف رکھتے ہیں، لیکن ہم تشدد، امتیازی سلوک اور مذہبی منافرت کی وکالت کرنے کے لئے اس طرح کے اختلافات کے کسی بھی قسم کے استحصال کا مقابلہ کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

- "ہم نے مختلف گروہوں کے لیے ایک قانون اور ایک عمل تیار کیا ہے۔ اگر خدا چاہتا تو تمہیں ایک ہی جماعت بنا دیتا لیکن جو کچھ تمہارے پاس آیا ہے اس کے بارے میں تمہیں آزمانا چاہتا تھا۔ لہٰذا نیکی کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں۔ تم میں سے ہر ایک خدا کی طرف لوٹے گا اور وہ تمہیں ان باتوں کی خبر دے گا جن کے بارے میں تم اختلاف کرتے تھے۔" (قرآن 5:48)
- "تم ایک درخت کے پھل ہو اور ایک شاخ کے پتے۔" (بہاء اللہ)

5. ہمارا ماننا ہے کہ مذہب یا عقیدے کی آزادی اس کے بغیر موجود نہیں ہے۔ فکر اور ضمیر کی آزادی جو تمام آزادیوں سے پہلے ہیں کیونکہ وہ انسانی جوہر اور اس کے انتخاب کے حقوق اور مذہب یا عقیدے کی آزادی سے جڑے ہوئے ہیں۔ ایک شخص مجموعی طور پر ہر عقیدے کی بنیاد ہے اور وہ محبت، مغفرت اور احترام کے ذریعے بڑھتا ہے۔

6. اس کے ذریعے ہم بیروت سے مل کر روانہ ہوتے ہیں۔ تمام جدوجہد میں سب سے عظیم، پرامن لیکن طاقتور، ہماری اپنی انا، ذاتی مفاد اور مصنوعی تقسیم کے خلاف۔ جب ہم بحیثیت مذہبی کردار ادا کریں گے، اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں مشترکہ نقطہ نظر پیش کریں گے اور تبلیغ سے آگے بڑھ کر عمل کریں گے، تبھی ہم مختلف مذاہب یا عقائد کے لوگوں کے درمیان باہمی قبولیت اور بھائی چارے کو فروغ دیں گے اور انہیں نفرت، شرارت، جوڑ توڑ، لالچ، ظلم اور اس سے وابستہ انسانیت کے منفی جذبات کو شکست دینے کے لئے بااختیار بنائیں گے۔ تمام مذہبی یا عقیدے کی برادریوں کو ایک ایسی پرعزم قیادت کی ضرورت ہے جو واضح طور پر ہر ایک کے مساوی وقار کے لئے کام کرے، ہماری مشترکہ انسانیت اور ہر انسان کے ضمیر کی مطلق آزادی کے احترام پر مبنی ہو۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ "حقوق کے لیے ایمان" (ایف 4 آر) سرگرمیوں کے ذریعے آزادی اور تنوع کا تحفظ کرتے ہوئے مشترکہ قیادت کے خلا کو پر کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔

- "ہم نے ہر روح کو اس کی کمزوری میں مبتلا کر دیا جو غلط کاموں اور صحیح کاموں کے لئے اس کی آرزو میں مبتلا تھی۔ وہ کامیاب ہوتا ہے جو حق کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔" (قرآن 91، 7-9)

7. "حقوق کے لئے ایمان" کے بارے میں موجودہ اعلامیہ دنیا کے تمام خطوں میں مذاہب اور عقائد سے تعلق رکھنے والے افراد تک پہنچنا ایک مشترکہ ایکشن پر مبنی پلیٹ فارم کی بنیاد پر ہم آہنگ، پرامن اور قابل احترام معاشروں کو فروغ دینے کے مقصد سے تمام متعلقہ اور اس کے مقاصد میں شریک تمام کرداروں کے لیے کھلا ہے۔ ہم اس بات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ حقوق کے لیے ہمارے اعلامیے، جیسا کہ اس کی بانی مثال رباط پلان آف ایکشن برائے امتیازی سلوک، دشمنی یا تشدد پر اکسانے سے متعلق ہے

(اکتوبر 2012ء)، اقوام متحدہ کی سرپرستی اور تعاون سے کیا گیا تھا جو دنیا کے تمام لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے، اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے میکانزم جیسے خصوصی نمائندے اور ٹریٹی باڈی کے ارکان کے ذریعہ مالا مال کیا گیا تھا۔

8. اگرچہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دونوں کے فائدے کے لیے ایمان کو حقوق سے جوڑنے کی کوشش کرنے والے متعدد اقدامات کا خیرمقدم کیا گیا، لیکن ان میں سے کوئی بھی کوشش مکمل طور پر اس مقصد تک نہیں پہنچی۔ لہٰذا ہمیں یقین ہے کہ مذہبی کرداروں کو قابل بنایا جائے قومی اور بین الاقوامی سطح پر نفرت پھیلانے والوں، معاشروں کو غیر مستحکم کرنے سے فائدہ اٹھانے والے اور مساوی اور ناقابل تنسیخ انسانی وقار کو نقصان پہنچانے والے خوف پھیلانے والوں کے خلاف ہماری مشترکہ انسانیت کے دفاع میں اپنی ذمہ داریاں نبھانا۔ موجودہ ایف فور آر اعلامیے کے ساتھ ہمارا مقصد ایمان اور حقوق کو قریب لانے کی سابقہ کوششوں کو آگے بڑھانے میں ہاتھ اور دل جوڑنا ہے۔ مشترکہ بنیادوں کو واضح کرکے ہم سب کے درمیان اور ان طریقوں کی وضاحت کریں جن سے ایمان حقوق کے لئے کھڑا ہوسکتا ہے زیادہ مؤثر طریقے سے تاکہ دونوں ایک دوسرے کو بہتر بنائیں۔

- "انسانیت نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو نیک اعمال پر ایمان رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس کی تلقین کرتے رہو اور اسی رگ پر قائم رہو۔" (قرآن 103،

9. موجودہ اعلامیے کی بنیاد پر، ہم بھی ارادہ رکھتے ہیں کہ ہم جو تبلیغ کرتے ہیں اس پر عمل کریں، قائم کرنے کے ذریعے ایک کثیر سطحی اتحادیہ جو تمام آزاد مذہبی عناصر اور عقیدے پر مبنی تنظیموں کے لئے کھلا ہے جو حقیقی معنوں میں موجودہ ایف 4 آر اعلامیے کی قبولیت اور وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ان شعبوں میں منصوبوں کو عملی جامہ پہناتے ہیں جو اس کے مقصد کے حصول میں معاون ہیں۔ ہم مخصوص شعبوں میں ٹھوس اقدامات کے لئے ایک روڈ میپ بھی تیار کریں گے، جس کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے گا۔

10. مندرجہ بالا مقصد کو حاصل کرنے کے لئے، ہم عہد کرتے ہیں کہ مومن کے طور پر (چاہے وہ الہامی، غیر الہامی، ملحد یا دیگر) مکمل طور پر اس پر عمل کریں گے پانچ بنیادی اصول:

أ) روایتی بین المذاہب مکالموں کو عبور کرتے ہوئے مقامی سطح پر حقوق کے لیے ٹھوس اقدامات پر مبنی 'فیتھ فار رائٹس' (ایف فور آر) منصوبوں میں تبدیل کرنا۔ اگرچہ مکالمہ اہم ہے، لیکن یہ اپنے آپ میں ایک اختتام نہیں ہے۔ اچھے ارادے متعلقہ کارروائی کے بغیر محدود قیمت کے ہیں۔ زمین پر تبدیلی ہی مقصد ہے اور ٹھوس اقدامات اس کا منطقی ذریعہ ہیں۔

"ایمان کی بنیاد دل میں اس وقت ہوتی ہے جب اسے اعمال سے ظاہر کیا جاتا ہے۔" (حدیث)

ب) موجودہ ایف فور آر اعلامیے میں بیان کردہ مشترکہ بین المذاہب اور بین المذاہب نقطہ نظر کے شعبوں پر عمل کرنے کے لیے مذہبی اور نظریاتی تقسیم سے گریز کرنا۔ اس اعلامیے کو مذاہب کے درمیان مکالمے کا ذریعہ نہیں سمجھا جاتا بلکہ سب کے لیے انسانی وقار کے دفاع میں مشترکہ کارروائی کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم کے طور پر تصور کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ہم اظہار رائے کی آزادی کا احترام کرتے ہیں اور مذہبی گفتگو کی مختلف سطحوں پر تنازعات کی سطح کو جاری رکھنے کے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں رکھتے ہیں، لیکن ہم سیاست اور تنازعات دونوں میں مذاہب کی ہیرا پھیری کو چیلنج کرنے کے لئے پرعزم ہیں۔ ہم نچلی سطح پر یکجہتی، عقل، ہمدردی، اعتدال پسندی، روشن خیالی اور متعلقہ اجتماعی اقدامات کی متوازن متحد آواز بننے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ت) خود اعتمادی ایک ایسی خوبی ہے جسے ہم پسند کرتے ہیں۔ ہم سب اپنی اپنی برادریوں کے اندر اپنی کمزوریوں اور چیلنجوں پر سب سے پہلے بات کریں گے اور کام کریں گے۔ ہم داخلی اور جامع غور و خوض کے بعد اجتماعی اور مستقل طور پر مزید عالمی مسائل کو حل کریں گے جو ہماری سب سے قیمتی طاقت یعنی سالمیت کو برقرار رکھتا ہے۔

ث) ایک آواز سے بات کرنا، خاص طور پر نفرت کی کسی بھی وکالت کے خلاف جو تشدد، امتیازی سلوک یا مساوی وقار کی کسی بھی دوسری خلاف ورزی کے مترادف ہے جو تمام انسانوں کو ان کے مذہب، عقیدے، صنف، سیاسی یا دیگر رائے، قومی یا سماجی اصل، یا کسی اور حیثیت سے قطع نظر حاصل ہے۔ نفرت، ناانصافی، مذہبی بنیادوں پر امتیازی سلوک یا کسی بھی قسم کی مذہبی عدم رواداری کی مذمت کرنا کافی نہیں ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ نفرت انگیز تقاریر کا تدارک ہمدردی اور یکجہتی کے ذریعے کیا جائے جو دلوں اور معاشروں کو یکساں طور پر شفا بخشتا ہے۔ تدارک کے ہمارے الفاظ کو مذہبی یا عقیدے کی حدود سے بالاتر ہونا چاہئے۔ لہٰذا اس طرح کی سرحدوں کو اب ہیرا پھیری کرنے والوں، زینوفوبز، پاپولسٹوں اور متشدد انتہا پسندوں کے لیے آزاد زمین نہیں رہنا چاہیے۔

ج) ہم مکمل طور پر آزادانہ انداز میں کام کرنے کے لئے پرعزم ہیں، صرف اپنے ضمیر کی پاسداری کرتے ہوئے، جبکہ مذہبی اور سیکولر حکام، متعلقہ سرکاری اداروں اور غیر ریاستی عناصر کے ساتھ شراکت داری چاہتے ہیں جہاں موجودہ اعلامیے کے مطابق فیتھ فار رائٹس (ایف 4 آر) اتحاد آزادانہ طور پر قائم ہیں۔

11. ہمارا بنیادی آلہ اور اثاثہ لاکھوں مومنوں تک پہنچنا ہے اس ایف 4 آر اعلامیے میں درج ہمارے مشترکہ یقین کو ظاہر کرنے کے لئے احتیاطی انداز میں۔ انسانیت کو درپیش مشترکہ چیلنجوں کے مسائل پر سب کے مساوی وقار کے دفاع میں ایک آواز میں آواز اٹھانا ایمان اور حقوق کے مقصد کو یکساں طور پر پورا کرتا ہے۔ انسان محض رواداری کے بجائے مکمل اور مساوی احترام کا حقدار ہے، قطع نظر اس کے کہ وہ کس بات پر یقین رکھتا ہے یا نہیں۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی اہلیت کے متعلقہ شعبوں میں اس عزم کو برقرار رکھیں۔ ہم تمام مومنین کی حوصلہ افزائی کریں گے کہ وہ انصاف، مساوات اور ضرورت مندوں اور پسماندہ افراد کے تئیں ذمہ داری کی اپنی گہری اقدار کے دفاع میں اپنی انفرادی ذمہ داریاں نبھائیں، چاہے وہ کسی بھی مذہب یا عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں۔

"لوگ یا تو ایمان میں تمہارے بھائی ہیں یا انسانیت میں تمہارے بھائی ہیں۔" (امام علی ابن ابی طالب)

"انسانی زندگی کے طویل سفر میں ایمان سب سے بہترین ساتھی ہے۔" (بدھ)

12. ہمارا مقصد اس مقصد کو ٹھوس انداز میں حاصل کرنا ہے جو اہم ہے۔ نچلی سطح پر لوگوں کے لئے دنیا کے تمام حصوں میں جہاں مذہبی کرداروں کے اتحاد اس اعلامیے پر عمل کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے اقدامات کی حمایت کریں گے، بشمول دنیا کے تمام حصوں میں ہر 10 دسمبر کو تنوع میں ہمارے اتحاد کے امیر ترین اظہار میں حقوق کے لئے انتہائی علامتی سالانہ واک آف فیتھ کے ذریعے۔

13. موجودہ اعلامیے کے ذریعے رباط پلان آف ایکشن 2012ء اور اس کے بعد ہونے والے اجلاسوں کی بنیاد پر مذہبی کرداروں کے مشترکہ وژن کو بیان کرنے سے اس کے لیے اہم نکتہ فراہم ہوگا۔ اندھیرے کی قوتوں کو غیر مسلح کرنا؛ اور خوف اور نفرت کے درمیان بہت سے دلوں میں ناپاک اتحاد کو ختم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ مذہب کے نام پر تشدد اس کی بنیادی بنیادوں، رحم اور ہمدردی کو شکست دیتا ہے۔ ہم مقامی، قومی، علاقائی اور عالمی سطح پر بین الفرقہ وارانہ سماجی، ترقیاتی اور ماحولیاتی عقیدے پر مبنی منصوبوں کے ذریعے رحم اور ہمدردی کے پیغامات کو یکجہتی کے عمل میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

14. ہم عالمی سطح پر تسلیم شدہ اقدار کو مکمل طور پر قبول کریں گے جیسا کہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی معاہدوں میں ہماری مشترکہ انسانیت کے مشترکہ معیارات کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ہم اس ایف فور آر اعلامیے میں اپنے وعدوں کو سب سے پہلے اور سب سے پہلے اپنے اس یقین میں بنیاد بناتے ہیں کہ مذاہب اور عقائد انسانی وقار، انصاف اور انصاف کے احترام کی مشترکہ بنیادی اقدار کا اشتراک کرتے ہیں۔ ہم ان وعدوں کو اس حقیقت کو قبول کرنے میں بھی بنیاد رکھتے ہیں کہ "سب کے پاس ہے فرائض اس معاشرے کے لئے جس میں اکیلے ہی اس کی شخصیت کی آزاد اور مکمل نشوونما ممکن ہے۔" ہمارا فرض ہے کہ ہم جو تبلیغ کرتے ہیں اس پر عمل کریں، پوری طرح مشغول رہیں، بات کریں اور انسانی وقار کے دفاع میں زمین پر عمل کریں۔

"اے ایمان والو تم اس پر عمل کیوں نہیں کرتے جس کی تم تبلیغ کرتے ہو؟ خدا کے لیے سب سے زیادہ نفرت اس چیز کی تبلیغ ہے جس پر تم عمل نہیں کرتے۔" (قران 61: 2-3)

"ان لوگوں کے لئے بولیں جو اپنے لئے نہیں بول سکتے ہیں، ان سب کے حقوق کے لئے جو بے سہارا ہیں۔ بولیں اور منصفانہ **فیصلہ** کریں۔ غریبوں اور ضرورت مندوں کے حقوق کا دفاع کریں۔" (کہاوت 31:8-9)

15. دونوں مذہبی احکامات اور موجودہ بین الاقوامی قانونی فریم ورک ذمہ داریاں مذہبی کرداروں پر عائد ہوتی ہیں۔ مذہبی کرداروں کو بااختیار بنانے کے لئے قانون سازی، ادارہ جاتی اصلاحات، معاون عوامی پالیسیوں اور تربیت جیسے شعبوں میں اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے جو مقامی مذہبی کرداروں کی ضروریات کے مطابق ہیں جو اکثر اپنے متعلقہ شعبوں میں تعلیم اور سماجی تبدیلی کے اہم ذرائع میں سے ایک ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی کنونشنوں اور معاہدوں میں نسل کشی، پناہ گزین، مذہبی امتیاز اور مذہب یا عقیدے کی آزادی جیسی اہم قانونی اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ تمام تصورات مختلف مذاہب اور عقائد میں ایک جیسی گونج رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ، متعدد اعلانات اور قراردادیں مذہبی کرداروں کے کردار اور ذمہ داریوں کے عناصر فراہم کرتے ہیں جنہیں ہم اس ایف 4 آر اعلامیے میں قبول کرتے ہیں اور مستحکم کرتے ہیں۔

16. ہم بحیثیت انسان متفق ہیں کہ ہم تمام انسانوں کے سامنے جوابدہ ہیں جس طریقے سے مذاہب کی تصویر کشی کی جاتی ہے اور اکثر اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے، اس کا ازالہ کرنا۔ ہم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ ذمہ دار ہیں اگر ہم مناسب اور بروقت عمل نہیں کرتے ہیں یا کام نہیں کرتے۔
"ہم تم میں سے ہر ایک سے وہ سب کچھ پوچھیں گے جو تم نے کہا اور کیا ہے کیونکہ تم جواب دہ ہو" (قرآن، اسفات: 24)
"ہر آدمی کا کام ظاہر کیا جائے گا۔" (بائبل، 1 کرنتھیوں 3.13)

17. اگرچہ ریاستوں کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر سب کے لئے تمام حقوق کو فروغ دیں اور ان کا تحفظ کریں تاکہ وہ خوف سے پاک اور ضرورت سے پاک باوقار زندگی سے لطف اندوز ہوں اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں انتخاب کی آزادی سے لطف اندوز ہوں، لیکن مذہبی کرداروں یا انفرادی طور پر ایمان داروں کی حیثیت سے ہم پر ایک واضح ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہماری مشترکہ انسانیت اور ہر انسان کے مساوی وقار کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ تبلیغ، تدریس، روحانی رہنمائی اور سماجی مشغولیت کے اپنے اپنے شعبوں میں تمام حالات میں۔

- "جو کوئی ناانصافی یا غلط کام دیکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنا راستہ بدل لے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا، تو وہ اس کے الفاظ سے۔ اگر وہ ایسا کرنے سے قاصر ہے تو ان کے دل سے۔ یہ ایمان کے سب سے کمزور اعمال ہوں گے" (حدیث)۔

18. مذہبی برادریاں، ان کے رہنما اور پیروکار قومی اور بین الاقوامی قانونی آلات کے تحت عوامی حکام سے آزادانہ طور پر ایک کردار اور ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے 1981 ء کے اعلامیے کے آرٹیکل 2 (1) کے تحت ہر قسم کی عدم رواداری اور عقیدے کی بنیاد پر امتیازی سلوک کے خاتمے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ کسی کو بھی مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر کسی بھی ریاست، ادارے، افراد کے گروپ یا فرد کی طرف سے امتیازی سلوک کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ شق مذہبی اداروں، رہنماؤں اور یہاں تک کہ مذہبی یا عقیدے کی برادریوں کے اندر ہر فرد کی براہ راست ذمہ داریوں کو قائم کرتی ہے۔

19. جتنا تصور ہے مؤثر کنٹرول تنازعات کے وقت غیر ریاستی عناصر کی ذمہ داریوں کی بنیاد فراہم کرتا ہے، ہم بھی ایسا ہی دیکھتے ہیں مذہبی رہنماؤں کے معاملے میں قانونی اور اخلاقی جواز ایک ورزش شدت اختیار کر لی گئی ان کے پیروکاروں کے دل و دماغ پر اثر و رسوخ کی سطح بلکل بھی اوقات۔

20. تقریر انفرادی اور فرقہ وارانہ نشوونما کے لئے بنیادی ہے۔ یہ سب سے اہم میں سے ایک ہے انسانیت کے اچھے اور برے پہلوؤں کے لئے وسیلہ۔ جنگ ذہنوں میں شروع ہوتی ہے اور نفرت کی اکثر پوشیدہ وکالت سے پیدا ہونے والے استدلال سے پروان چڑھتی ہے۔ مثبت گفتگو دلوں اور ذہنوں میں مفاہمت اور قیام امن کا شفا بخش ذریعہ بھی ہے۔ تقریر ان ذمہ داریوں میں سے ایک ہے جو ہم رباط پلان آف ایکشن کے ذریعہ بیان کردہ حدود کی بنیاد پر اس ایف 4 آر اعلامیے کے ذریعے ان کے نفاذ کے لئے ایک دوسرے کی حمایت کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

21. شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے (آرٹیکل 20، پیراگراف 2) کے تحت، ریاستیں قومی، نسلی یا مذہبی نفرت کی کسی بھی وکالت پر پابندی لگانے کی پابند ہیں جو امتیازی سلوک، دشمنی یا تشدد پر اکساتی ہے۔ اس میں شامل ہیں **مذہب کے نام پر بعض مذہبی رہنماؤں کی جانب سے نفرت پھیلانا**۔ مقرر کے موقف، سیاق و سباق، مواد اور خطبات کی وسعت کی وجہ سے مذہبی

رہنماؤں کے اس طرح کے بیانات نفرت پھیلانے کی دہلیز پر پورا اتر سکتے ہیں۔ اس طرح کی اشتعال انگیزی کو روکنا کافی نہیں ہے۔ مصالحت کی وکالت کرنا بھی اتنا ہی فرض ہے، بشمول مذہبی رہنماؤں کے لیے، خاص طور پر جب مذاہب یا عقائد کے نام پر نفرت کی وکالت کی جاتی ہے۔

22. اس شعبے میں سب سے واضح اور تازہ ترین رہنمائی 2012 کے رباط پلان آف ایکشن کے ذریعہ فراہم کی گئی ہے۔[1] جو واضح کرتا ہے **مذہبی رہنماؤں کی تین اہم ذمہ داریاں**(الف) مذہبی رہنماؤں کو عدم رواداری کے پیغامات یا تاثرات کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے جو تشدد، دشمنی یا امتیازی سلوک کو بھڑکا سکتے ہیں۔ (ب) مذہبی رہنماؤں کو بھی عدم رواداری، امتیازی دقیانوسی تصورات اور نفرت انگیز تقاریر کے واقعات کے خلاف مضبوطی اور فوری طور پر بولنے میں اہم کردار ادا کرنا ہے۔ اور (ج) مذہبی رہنماؤں کو یہ واضح ہونا چاہیے کہ نفرت پھیلانے کے ردعمل کے طور پر تشدد کو کبھی بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا (مثال کے طور پر پیشگی اشتعال انگیزی کے ذریعے تشدد کا جواز پیش نہیں کیا جا سکتا)۔

www.ohchr.org/EN/Issues/FreedomReligion/Pages/FaithForRights.aspx

---

1 بیروت ورکشاپ کے شرکاء نے مذہبی یا عقیدے کی تحریروں کے تمام اقتباسات اپنے مذہب یا عقیدے کے حوالے سے پیش کیے تھے اور ان کا مقصد محض مثالی اور غیر جامع ہونا تھا۔

2 او ایچ سی ایچ آر نے جنیوا (اکتوبر 2008)، ویانا (فروری 2011)، نیروبی (اپریل 2011)، بینکاک (جولائی 2011)، سینٹیاگو ڈی چلی (اکتوبر 2011)، رباط (اکتوبر 2012)، جنیوا (فروری 2013)، عمان (نومبر 2013)، مناما (2014)، تیونس (اکتوبر 2014)، تیونس (اکتوبر 2014) اور اپریل 2015 میں منعقد کیا۔

3 دیکھیے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کمیٹی، عمومی تبصرہ نمبر 22 (1993)، اقوام متحدہ کا دستاویز سی سی پی آر/ سی/21/ریویو 1/ایڈ.4، پیرا 2۔

4 انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے (1948) کا آرٹیکل 29، پیراگراف 1۔

5 ان میں نسل کشی کے جرم کی روک تھام اور سزا سے متعلق کنونشن (1948) شامل ہے۔ پناہ گزینوں کی حیثیت سے متعلق کنونشن (1951)؛ نسلی امتیاز کی تمام اقسام کے خاتمے سے متعلق بین الاقوامی کنونشن (1965)؛ شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق بین الاقوامی معاہدہ (1966)؛ اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق پر بین الاقوامی معاہدہ (1966)؛ خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے سے متعلق کنونشن (1979)؛ تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک یا سزا کے خلاف کنونشن (1984)؛ بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن (1989)؛ تمام تارکین وطن مزدوروں اور ان کے اہل خانہ کے حقوق کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی کنونشن (1990)؛ معذور افراد کے حقوق سے متعلق کنونشن (2006)؛ اور جبری گمشدگی سے تمام افراد کے تحفظ کے لئے بین الاقوامی کنونشن (2006)۔

6 ان میں انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (1948) شامل ہے۔ مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر ہر قسم کی عدم رواداری اور امتیازی سلوک کے خاتمے کا اعلامیہ (1981)؛ قومی یا نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے حقوق سے متعلق اعلامیہ (1992)؛ بین الاقوامی ریڈ کراس اور ہلال احمر تحریک اور ڈیزاسٹر رسپانس پروگراموں میں این جی اوز کے لئے طرز عمل کے اصول (1994)؛ رواداری کے اصولوں پر یونیسکو اعلامیہ (1995)؛ مذہب یا عقیدے کی آزادی، رواداری اور عدم امتیاز کے سلسلے میں اسکولی تعلیم پر بین الاقوامی مشاورتی کانفرنس کی حتمی دستاویز (2001)؛ سرکاری اسکولوں میں مذاہب اور عقائد کے بارے میں تعلیم پر ٹولیڈو رہنما اصول (2007)؛ مقامی لوگوں کے حقوق کے بارے میں اقوام متحدہ کا اعلامیہ (2007)؛ "انسانی حقوق پر یقین" پر ہیگ کا بیان (2008)؛ آزادی اظہار اور مساوات پر کیمڈن اصول (2009)؛ انسانی حقوق کونسل کی قرارداد 18/16 میں عدم رواداری، منفی دقیانوسی تصورات اور امتیازی سلوک، مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر افراد کے خلاف تشدد اور تشدد کی ترغیب (اور استنبول عمل، 2011)؛ قومی، نسلی یا مذہبی منافرت کی وکالت کی ممانعت پر رباط پلان آف ایکشن جو امتیازی سلوک، دشمنی یا تشدد کی ترغیب دیتا ہے (2012)؛ ظلم کے جرائم کے تجزیے کا فریم ورک (2014)؛ پرتشدد انتہا پسندی کی روک تھام کے لئے سیکرٹری جنرل کا لائحہ عمل (2015)؛ نیز تشدد پر اکسانے کی روک تھام سے متعلق فیز اعلامیہ جو ظلم کے جرائم کا باعث بن سکتا ہے (2015)۔

7 بعض حالات میں، خاص طور پر جب غیر ریاستی عناصر علاقے اور آبادی پر اہم / مؤثر کنٹرول کا استعمال کرتے ہیں (مثال کے طور پر) *حقیقت میں* حکام، وہ بین الاقوامی انسانی حقوق کا احترام کرنے کے بھی پابند ہیں (دیکھیں اقوام متحدہ کے دستاویزات). سی ای ڈی اے ڈبلیو / سی / جی سی / 30 ، پیرا 16- اے / ایچ آر سی / 66/28 ، پیرا گراف 54-55)۔

8 دیکھیے اقوام متحدہ کا دستاویز اے/ایچ آر سی/17/22/ایڈ.4، ضمیمہ، ضمیمہ، پیرا 36۔